

49686 - کیا سحری کے وقت ورزش کرنے والا شخص ہرمون والی دعا کھا سکتا ہے ؟

سوال

میں جسمانی کھیل (باڈی بلڈرنگ) کھیلتا اور افطاری کے خون میں بعد انجکشن لگواتا ہوں لیکن اشکال یہ ہے کہ یہ انجکشن ہرمونات کے ہیں اور روزے کی وقت خون میں گردش کرتے ہیں تو کیا یہ روزے پر اثر انداز تو نہیں ہوتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہم امید کرتے ہیں کہ اس کھیل کا کھلاڑی شرعی شروط کو مد نظر رکھ کر یہ کھیل کھیلتا ہوگا، اس لیے کہ یہ کھیل ایسا ہے جس میں تماشائیوں کے سامنے جسم کے وہ اعضاء پیش کیے جاتے ہیں جو ستر میں شامل ہیں اور ان کا چھپانا ضروری ہے چہ جائیکہ جسم کو نقصان دینے والی اشیا استعمال کرنا جیسا کہ ان کا گمان ہے .

اور مقوی اور ہرمونات یا پھر رات کے وقت کھانا پینا اور اس کے اثر کا سارا دن باقی رہنا جائز ہے لیکن ان اشیاء کا دن کے وقت استعمال ممنوع اور ناجائز ہے یعنی طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ان اشیاء کا استعمال ممنوع اور ناجائز ہے .

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو البقرة (187)

شریعت اسلامیہ نے سحری کھانے اور اسے آخر رات تک مؤخر کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ ایسا کرنے میں روزہ دار کو اعانت و مدد حاصل ہوتی ہے .

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے .

صحیح بخاری حدیث نمبر (1823) صحیح مسلم حدیث نمبر (1095)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ:

حدیث میں مذکور برکت سے مراد کیا ہے؟

شیخ کا جواب تھا:

سحري كي برکت سے شرعي اور بدني برکت مراد ہے، شرعي برکت یہ ہے کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم كي اطاعت وفرمانبرداري اور ان کے حکم كي بجا آوري، اور بدني برکت یہ ہے کہ: روزے کے لیے بدني طاقت اور غذائیت کا حصول ہوگا۔

دیکھیں: مجموع فتاوي الشيخ ابن عثيمين (19) سوال نمبر (339)

اور اس کھیل کے لیے ایسے ہرمونات كي دعا کھانے کے متعلق یہ ہے کہ اس کے نقصانات کودیکھا جائے گا اگر تو اس کے نقصانات ثابت ہوجائیں تو ان کا استعمال حلال نہیں .

عبادة بن صامت رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم نے فیصلہ کیا کہ: نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی کو نقصان دو۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340)

امام نووي رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور اس کے کئی ایک طرق ہیں جو ایک دوسرے سے مل کر تقویت دیتے ہیں، اور علامہ الباني رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (896) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

والله اعلم .